دو بڑے منافق......عبداللہ بن اُبی، عبداللہ بن سبا

پروفیسر ابوطلحہ عثمان

زندہ رہنے کو تو جعفر اور صادق بھی رہے
کفر کی دہلیز پر وہ سجدے کرتے ہی رہے

نام تو اس کا عبداللہ تھا اُبی بن سلول کا بیٹا۔ مدینہ طیبہ کے معزز ومحترم قبائل اَوس وخزرج اور بنی نجار کا متفقہ منتخب سردار...... یثرب نامی علاقہ پر ایک طویل عرصہ یہود کی سرداری اور حکومت رہی۔ آج کے امریکہ کی طرح وہ یہود بھی سپر پاور تھے اور ان کے مفادات کے آڑے کوئی نہ آسکتا تھا۔ حتی کہ غیر از یہود قبائل کی شادیاں اس انداز میں ہوتیں کہ ہر دلہن اپنی شب عروسی کسی یہودی سردار کے پاس ہو کر ہی پیا گھر جاسکتی تھی۔ مالک بن عجلان بنی اوس اور بنی خزرج کا سردار اور سالار تھا۔ اس کی بہن نے اسے غیرت دلائی تو وہ اپنی بہن کی پہلی شب خلوت فطیون یہودی کے قلعہ میں زنانہ لباس میں اس کے ساتھ ہی چلا گیا۔ یہودی سردار کو قتل کیا پھر اپنے ہم نسب ابوجُبیلہ بن جفنہ شاہِ غسان سے مدد کا طالب ہوا۔ اس شاہ غسّان نے مدد کا وعدہ کیا اپنے چیدہ لشکریوں کو ساتھ لے کر یثرب پہنچا۔ اوس وخزرج کو خوب انعام واکرام سے نوازا۔ نہایت ہوشیاری سے وہاں عالیشان محل تعمیر کروایا پھر قبائل یہود کو بھی انعام واکرام کا لالچ دیا۔ بڑے بڑے تمام یہودی سردار درہم ودینار کے لالچ میں اس کی دعوت پر اس کے محل میں اکٹھے ہوئے تو اس نے ۳۸۵ یہودی وڈیروں کو موت کے گھات اُتار دیا۔ اس طرح اوس وخزرج کو یہودی بدقماشوں سے نجات مل گئی۔ اب پورے علاقے میں اوس وخزرج کا سکہ چلتا تھا مگر دین نہ رہے تو دنیا کی عزت وعظمت بھی تھوڑے وقت کی مہمان ہوتی ہے۔ اوس اور خزرج کی آپس کی لڑائیاں شروع ہوگئیں چنانچہ اسلام سے پہلے ایک ایسا سلسلہ جنگ کا شروع ہوتا ہے جو ایک سو بیس سال تک چلا، اِسے جنگِ بُعاث کہا جاتا ہے۔ دونوں طرف سے بڑے بڑے لوگ مارے گئے۔ دونوں شاخیں ایک ہی خاندان ''بنی خزرج'' کی تھیں۔ آپس میں لڑتے لڑتے جب تھک گئے تو آپس میں صلح کر کے ایک ہی سردار بنانے میں متفق ہوئے۔ سردار منتخب کر لیا گیا بس اس کی تاجپوشی باقی تھی۔ جشنِ تاجپوشی کی تیاریاں عروج پر تھیں (سیرۃ ابن ہشام) اسی دوران اوس وخزرج کی معاشی پسماندگی کے علاج کی غرض سے قریش مکہ سے کوئی معاہدہ کرنے چند سردار مکہ مکرمہ پہنچے۔ یہ حج کا موقع اور نبوت کا گیارہواں سال تھا۔ قریش مکہ سے معاشی معاہدہ تو نہ ہوسکا مگر اسعد بن زرارہ اور عوف بن حارث رضی اللہ عنہم سمیت سات خوش نصیبوں کو منیٰ کی ایک گھاٹی میں آفتاب نبوت کی عالمتاب کرنوں سے حظِ وافر نصیب ہوگیا۔ انہوں نے کلمۂ اسلام کو خوش دلی سے قبول کیا اور آئندہ سال حج ہی کے موقعہ پر اپنے ساتھ مزید ساتھی لائے اور حسبِ وعدہ رحمت عالم صلی اللہ

علیہ وسلم سے قیامِ منیٰ کے دوران اسی دشوار گزار گھاٹی میں ملاقات کو حاضر ہوئے۔ بیعت عَقَبہ ہوئی۔ تعلیم قرآن کے لیے معلم مانگا۔ سیدنا مصعب بن عمیرؓ کو ہمراہ کردیا گیا ان کی تبلیغ و دعوت اور محنت سے آئندہ برس نبوت کے تیرہویں سال اسی مقام پر ۷۲ مردوں اور۳ عورتوں کو بیعتِ عَقَبہ ثانیہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ یثرب کو مدینۃ الرسول اور اہل یثرب، اوس وخزرج کو انصارِ رسول وانصارِ اصحابِ علیہم الرضوان بنانے کا پروگرام طے ہوگیا۔

اُبّی بن سلول کا بیٹا سوتے جاگتے اپنی تاجپوشی اور اوس وخزرج کے تخت پر قبضہ کے خواب دیکھتا تھا مگر اللہ کو یہ منظور نہ تھا۔ اہل سعادت کی تعداد روزانہ بڑھ رہی تھی اس کی تاجپوشی کو گویا بھلا ہی دیا گیا تھا کہ اچانک ربیع الاوّل ۱۴ نبوی کے اوائل میں آفتاب نبوت مکہ مکرمہ سے تین سو میل جنوب میں قبا کی بستی میں طلوع ہوا اور صرف چودہ دن بعد یثرب کو مدینۃ الرسول، مدینہ طیبہ کا سعید نام مل گیا۔ نام تو اس کا عبداللہ تھا، اللہ کا بندہ' مگر وہ حقیقت میں نفس کا بندہ تھا اس کی دنیوی عزت خاک میں مل چکی تھی اس کے سینے پر سانپ لوٹ گئے تھے۔ دکھانے کو تو اس نے بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' پڑھ لیا تھا مگر اصل عزت سے ناواقف تھا اس نے اسلام اور اہل اسلام سے بدلہ لینے کی ٹھان لی۔ اب ساری زندگی اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف سازشیں کیں۔ غزوہ احد کے موقعہ پر پورے تہائی لشکرِ اسلام کو ورغلا کر واپس لے جانے میں کامیاب ہوا۔ اس کے علاوہ مختلف مواقع پر اصحابِ رسول کو سب وشتم کرتا۔ انہیں کمّی، بیوقوف کہتا اور طرح طرح کی گالیاں دیتا۔ ایک موقعہ پر اس کے بیٹے (جو نہایت مخلص مومن تھا) کو پتا چلا تو وہ تیغ بکف اس کا سر اڑانے کو آ گیا مگر اس نے معافی مانگی اور رسولِ رحمت نے بھی صاحبزادے کو ایسا نہ کرنے کا حکم دیا...... اس کا نام تو عبداللہ تھا مگر وہ نفس وشیطان کا بندہ رہا۔ جب مر گیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت ورأفت کے اظہار کے طور پر اپنا قمیص مبارک اس کے کفن کے طور پر دیا، اس کے منہ میں لعاب مبارک ڈالا۔ اس کے لیے جنازے میں مغفرت اللہ سے طلب کی۔ مگر رسول اور اصحاب رسول علیہم السلام کو سبّ وشتم چھوٹا جرم نہیں تھا۔ اس کی مغفرت نہ ہوسکی۔ خالقِ دوجہاں نے اپنے رسول رحمت کو اس بدمعاش اور اس کے ہم قماش لوگوں کے جنازوں سے ہمیشہ کے لیے روک دیا بلکہ ان کی قبروں کے نزدیک جانے سے بھی منع کردیا۔ نام اس کا عبداللہ تھا مگر کام شیطان سے بھی بدتر تھے......

ایک اور شخص بھی عبداللہ نام کا ہوا۔ المعروف بہ ابن سبا یہ بھی ظاہر میں کلمہ گو مگر عملاً اسلام دشمن اور دشمنِ رسول واصحابِ رسول علیہم السلام۔ اس نے یہودی النسل ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔ یہ بدنہاد شخص بہت چالاک تھا۔ وہ بیک وقت یہود و مجوس اور نصاریٰ کا ایجنٹ تھا۔ کوفہ سے نکالا گیا تو بصرہ میں، وہاں سے نکالا گیا تو مصر میں..... یعنی جا بہ جا مسلمانوں میں امیر المؤمنین سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ اور ان کے مقرر کردہ امرائے مناطقِ اسلام کے خلاف سازشیں کرتا رہا اپنے آپ کو محبّ علی وآل رسول رضی اللہ عنہ گردانتا اور لفّاظی اور پراپگنڈہ کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں

پھانستا۔اس کی سازشیں بالآخر رنگ لائیں۔امیر المؤمنین مدینہ طیبہ میں شہید ہوئے، مسلمانوں میں فرقہ بندی کی بنیاد رکھی گئی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اس کے کئی ساتھیوں سمیت جلا دینے کا حکم دیا مگر وہ آخر دم تک اپنی گمراہی پر ڈٹا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''اللہ'' قرار دیتا رہا۔اس کا نام بھی عبداللہ تھا مگر وہ بھی نفس وشیطان کا بندہ بنا رہا۔

ان دونوں نفس وشیطان کے بندوں کی نسل خوب پھیلی۔ان کا پہلا شکار حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی اس کے بعد حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم۔ پڑھے لکھے لوگ، جدید تعلیم یافتہ لوگ کہتے ہیں اسلام کو کافروں سے زیادہ نقصان خود مسلمانوں نے پہنچایا ہے حالانکہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود وہ تحقیق نہیں کرتے کہ وہ کون سے ''مسلمان'' ہیں جنھوں نے اسلام کو اور اہل اسلام کو کافروں سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔اگر وہ ذرا غور کریں تو واضح ہو جائے کہ وہ مذکورہ بالا دونوں عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سبا کی روحانی ونسبتی اولاد ہے جو کہلاتی تو مسلمان ہے لیکن کہیں اہل مدینہ کے اصحابِ رسول علیہم الرضوان کے خلاف سَبّ وشتم سے اپنی قبریں انگاروں سے بھریں، کہیں علی اور معاویہ کو بالمقابل لائی، کہیں مؤمنوں کی ماں صدیقہ وطاہرہ رضی اللہ عنہا کے مقابلہ میں اُن کے بیٹوں کو لا کھڑا کیا، کبھی سرزمین عراق میں خاندانِ علی ونبی کو خاک وخون میں نہلایا، پھر یہی ذرّیت عبدالشیطان بنی امیہ اور بنی ہاشم کا نام دیکر اسلام کی قوت کو کمزور کرتی کبھی یہی ذرّیت شیطان بغداد کی گلیوں میں خون کی ندیاں چلواتی، کبھی عثمانیوں پر کوہِ غم توڑتی نظر آتی ہے اور کبھی دکن اور بنگال کی اسلامی سلطنتوں میں میر جعفر اور میر صادق کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے پھر پاکستان کے دو ٹکڑے کرتی اور پھر افغانیوں اور عراقیوں پر ڈالروں کے عوض کارپٹ بمباری کرواتی ہے۔اہلِ فکر وتدبر، تدبیر سے کام لیں تو پتا چلے گا کہ بلوچستان کے بلوچوں، وانا، وزیرستان اور مہمند سے سورت تک اور لال مسجد اور جامعہ حفصہ تک یہی نام نہاد مسلمان اصلاً ذریت نفس وشیطان، میر جعفر و میر صادق کی برادری ہی نظر آئے گی۔کاش اہلِ ایمان، اہلِ خلوص ان میر جعفروں، میر صادقوں کو جلد پہچان لیں اور ان کی سازشوں سے وہ بچیں اور اہل اسلام کو بچائیں۔دیکھیں کون کون سعید روحیں اس طرف آتی ہیں۔

☆☆☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501